حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر احمد فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ○ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

marfat.com

Marfat.com

جملہ حقوق بحق نوری بکڈپو محفوظ ہیں

انفاس العارفین

از

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور

ناشر و تاجر

آر-آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل، اسلام گنج۔ لاہور
مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

marfat.com
Marfat.com

حضرت والا اس سفر سے واپس آئے اور یہ قصہ سُنا تو سخت ناراض ہوئے۔ محفل شراب میں بوتلیں توڑ دی گئیں اور صراحیاں اوندھی ہوگئیں اور اس پر زبردست ہیبت طاری ہوگئی۔ دوبارہ اس نے پکی توبہ کرلی اور اولئك لا یشقی جلیسھم کا مفہوم ظاہر ہوگیا۔

فرماتے تھے شروع شروع میں میں جس کو بھی قبول کی نظر سے دیکھتا وہ میرا فریفتہ ہوجاتا۔ اسی وجہ سے میں کسی کی طرف التفات نہیں کرتا تھا۔ اور تنہا محمد فاضل کے بالاخانہ میں رہتا تھا اور باہر آمد و رفت کے وقت چہرہ پر چادر ڈال لیتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز ہدایت اللہ بیگ محمد فاضل کے گھر رشتہ داری کے سبب آیا میرا اس کے ساتھ آمنا سامنا ہوگیا۔ وہ مجھ پر فریفتہ ہوگیا اور بیعت کی درخواست کی میں نے سُن رکھا تھا کہ اس کا ربط ایک بزرگ متوکل نقشبندی کے ساتھ ہے میں نے کہا بات ایک ہی ہے اور فقراء ایک جسم کی مانند ہیں اس بزرگ کا حق مقدم ہے۔ اس کے ساتھ بیعت کرو۔ اس نے مکرر مبالغہ کیا اور اس کی محبت بہت زیادہ ہوگئی آخرکار اس کی بیعت میں نے قبول کرلی اور کہا کہ اس بزرگ کی خدمت ترک نہ کیجئے۔ اس کے بعد اس بزرگ کو اطلاع ملی تو ناراض ہوئے اور ہدایت اللہ بیگ کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ ابھی تم جوان ہو۔ ابھی تمہیں حصول طریقت کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں نے کہا یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور انعام ہے کبرسنی پر موقوف نہیں ہے پھر انہوں نے کہلا بھیجا کہ میں اس زیادتی کا انتقام لوں گا محتاط رہو۔ میں نے کہا۔ لا یحیق المکر السیئی الا باھلہٖ۔ جو کچھ چاہو کرکے دیکھ لو۔ وہ تمہارے ہی لئے نقصان دہ ہوگا۔ انہوں نے مجھے تکلیف پہنچانے پر کمر ہمت باندھی۔ میں نے بھی مدافعت کی معاملہ یہاں تک پہنچا کہ اس بزرگ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ اس کے سینہ میں خنجر مارا گیا ہے اور موت حاضر ہوگئی ہے۔ آدھی رات کو اس نے ہدایت اللہ کو بلایا۔ استغفار کی اور نیازمندی کا اظہار کیا اور کہا مجھے یقین ہوگیا ہے کہ میری جان نہیں بچ سکتی لیکن میرے ایمان کا قصد نہ کریں۔ میں نے کہا اگر تم ایذاء کی ابتداء نہ کرتے تو معاملہ یہاں تک نہ پہنچتا الحمدللہ تمہارے ایمان کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ اسی رات عالم باقی کو سدھار گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

فرماتے تھے اورنگ زیب بادشاہ نے کسی سبب سے ہدایت اللہ بیگ کو اس کے منصب سے برطرف کر دیا۔ وہ اس سبب سے بہت غمگین اور شکستہ خاطر میرے پاس آیا۔ قلت مال اور کثرت عیال کو بیان کیا اور از حد اصرار اور گریہ زاری کی یہاں تک کہ میرا دل پورے طور پر اس کے حال کی طرف

marfat.com

Marfat.com

متوجہ ہوگیا۔ پہلے مجھ پر اس طرح ظاہر کیا گیا کہ قضائے مبرم ہے۔ میں نے بہت التجا اور نیازمندی کا اظہار کیا اور میری توجہ اس حد تک متعلق ہوگئی کہ اگر یہ کام حسبِ منشا نہیں ہوتا تو صوفیوں کا لباس اتار پھینکوں گا۔ اور پھر کبھی بھی اسے نہیں پہنوں گا۔ اس حال میں حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میری دعا کو قبول فرمایا۔ اور مجھے بتایا گیا کہ باوجود اس مضبوط اور پختہ انتظام کے ہم نے اس منصب کو بحال رکھا۔ میں نے دعا کی کہ خداوندا اس قدر منصب تو اس کا پہلے ہی تھا میری نیازمندی اور زاری کا پھل کیا ہوگا۔ مجھے بتایا گیا کہ ہم نے اس قدر اضافہ کر دیا ہے۔ ہم نے علی الصباح اسے خوش خبری سنائی۔ بادشاہ نے بغیر کسی سبب کے اسے بلایا اور کہا کہ ہم نے فلاں کا قصور معاف کر دیا۔ اور اس کا منصب بحال کر دیا ہے اور اس قدر اضافہ بھی کر دیا ہے۔ اس کے حاسدوں نے ہر چند کوشش کی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ راقم حروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ اولیاء سے اس قسم کے بہت سے واقعات نقل کئے گئے ہیں۔ ان کی تاویلات ہیں۔ جسے ہم نے فیوض الحرمین میں تفصیل سے لکھا ہے۔

"فرماتے تھے ہدایت اللہ بیگ نے تجارت کے لئے چند اونٹ خریدے۔ میں نے کہا ان میں سے ایک مرجائیگا لیکن مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ ان میں سے جسے چاہوں موت کے لئے متعین کر دوں۔ میں نے ان میں سے سب سے زیادہ کمزور کو مقرر کیا۔ بشرطیکہ اسے سب کے آخر تک اپنے پاس محفوظ رکھے اس نے تمام اونٹ فروخت کر دیئے اور اسے بھی آخر میں بیچ دیا لیکن خریدار اسے واپس کر گیا اور اس کے پاس وہ مر گیا۔

حضرت والد ماجد بارہہ کے بعض قصبات میں آئے ہوئے تھے۔ لوگ ایک بیمار کا قارورہ لائے فی الفور آپ نے نسخہ تجویز کر دیا۔ اس مجلس میں ایک ہندو طبیب موجود تھا اس نے کہا۔

حضرت والا! اس بیمار کی بیماری بھی معلوم کی ہے یا نہیں مسکرائے اور فرمایا یہ قارورہ ایک عورت کا ہے جس کا یہ نام ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے ہیں۔ اخلاق اس طرح کے اور اس بیماری کا سبب یہ ہے اور وہ ایسی چیز تھی جسے بیان کرنے سے شرماتی تھی۔ بلکہ اس کے تمام افعال واعمال معلوم ہیں۔ اس نے کہا حضرت! یہ مسئلہ طب میں کہاں لکھا ہوا ہے۔ فرمایا یہ طب میں نہیں۔ بلکہ محمدیوں کی سچی فراست ہے۔ اوکما قال۔

فرماتے تھے مجھے دکھایا گیا کہ پھلت میں آگ لگ گئی ہے۔ میں نے اس وقت باطنی طور پر

marfat.com
Marfat.com

متوجہ ہوگیا۔ پہلے مجھ پر اس طرح ظاہر کیا گیا کہ قضائے مبرم ہے۔ میں نے بہت التجا اور نیاز مندی کا اظہار کیا اور میری توجہ اس حد تک متعلق ہوگئی کہ اگر یہ کام حسب منشا نہیں ہوتا تو صوفیوں کا لباس اتار پھینکوں گا۔ اور پھر کبھی بھی اسے نہیں پہنوں گا۔ اس حال میں حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے میری دعا کو قبول فرمایا۔ اور مجھے بتایا گیا کہ باوجود اس مضبوط اور پختہ انتظام کے ہم نے اس منصب کو بحال رکھا۔ میں نے دعا کی کہ خداوندا اس قدر منصب تو اس کا پہلے ہی تھا میری نیاز مندی اور زاری کا پھل کیا ہوگا۔ مجھے بتایا گیا کہ ہم نے اس قدر اضافہ کر دیا ہے۔ ہم نے علی الصباح اسے خوش خبری سنائی۔ بادشاہ نے بغیر کسی سبب کے اسے بلایا اور کہا کہ ہم نے فلاں کا قصور معاف کر دیا۔ اور اس کا منصب بحال کر دیا ہے اور اس قدر اضافہ بھی کر دیا ہے۔ اس کے حاسدوں نے ہر چند کوشش کی مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ راقم حروف (شاہ ولی اللہ) کہتا ہے کہ اولیاء سے اس قسم کے بہت سے واقعات نقل کئے گئے ہیں۔ ان کی تاویلات ہیں۔ جیسے ہم نے فیوض الحرمین میں تفصیل سے لکھا ہے۔

" فرماتے تھے ہدایت اللہ بیگ نے تجارت کے لئے چند اونٹ خریدے میں نے کہا ان میں سے ایک مر جائیگا لیکن مجھے اختیار دیا گیا ہے۔ ان میں سے جسے چاہوں موت کے لئے متعین کر دوں میں نے ان میں سے سب سے زیادہ کمزور کو مقرر کیا۔ بشرطیکہ اسے سب کے آخر تک اپنے پاس محفوظ رکھے اس نے تمام اونٹ فروخت کر دیئے اور اسے بھی آخر میں بیچ دیا لیکن خریدار اسے واپس کر گیا اور اس کے پاس وہ مر گیا۔

حضرت والد ماجد بارہہ کے بعض قصبات میں آئے ہوئے تھے۔ لوگ ایک بیمار کا قارورہ لائے فی الفور آپ نے نسخہ تجویز کر دیا۔ اس مجلس میں ایک ہندو طبیب موجود تھا اس نے کہا۔

حضرت والا! اس بیمار کی بیماری بھی معلوم کی ہے یا نہیں۔ مسکرائے اور فرمایا یہ قارورہ ایک عورت کا ہے جس کا یہ نام ہے۔ اس کے ہاتھ ایسے ہیں۔ اخلاق اس طرح کے اور اس بیماری کا سبب یہ ہے اور وہ ایسی چیز تھی جسے بیان کرنے سے شرماتی تھی۔ بلکہ اس کے تمام افعال و اعمال معلوم ہیں۔ اس نے کہا حضرت! یہ مسئلہ طب میں کہاں لکھا ہوا ہے۔ فرمایا یہ طب میں نہیں۔ بلکہ محمدیوں کی سچی فراست ہے۔ اوکما قال۔

فرماتے تھے مجھے دکھایا گیا کہ پھلت میں آگ لگ گئی ہے۔ میں نے اس وقت باطنی طور پر

marfat.com

Marfat.com